ممتاز احمد سالک

امریکہ میں دہشت گردی کا سبق

تم نے کمزور سی اقوام کو کچلا، روندا
جنگل دہر میں خونخوار درندوں کی طرح
تم نے سوچا تھا کہ جو کام کئے جاؤ گے
دیکھ لو کیسے زمیں بوس ہوئے ٹاور کبر
یہ وہی آتش دہشت ہے تم اس کی زد میں
المیوں سے جنہیں دوچار کیا ہے تم نے
اپنی اغراض کی مت بھینٹ چڑھاؤ سب کو
ذلت و پستی کی قبروں میں اتارو نہ انہیں
عدل و آزادی و انصاف و مساوات کی روح
اپنی پالیسیاں تبدیل کرو چارہ گرد

سینہ وقت پہ ہشت کے نئے باب لکھے
پھاڑ کھانے کے عجب ڈھنگ ہیں ایجاد کئے
کبھی مظلوم تمہیں کچھ بھی نہیں کہہ سکتے
موت بانٹو گے تو خود زندہ نہیں رہ سکتے
خود جو آئے ہو تو پھر چیخ اٹھے ہو کیسے
میری جاں ہوتی ہے تکلیف انہیں بھی ایسے
اپنے افکار کو اوروں پہ مسلط نہ کرو
خود جیو، حق یہ سبھی لوگوں کا تسلیم کرو
لاشۂ امن کو پھر زندہ اٹھا سکتی ہے
کرہ ارض کو تدبیر بچا سکتی ہے

الیاس میراں پوری

بندۂ احرار

حق اور صداقت کا علمدار تھا شورش
اللہ نے عطا کی تھی خطابت کی پھبن بھی
وارث تھا وہ آزادؒ و بخاریؒ و ظفرؒ کا
افرنگ نے پابند سلاسل کیا اس کو
لیلائے حریت کی محبت کا امیں بھی
ہے اُس کی جدائی پہ حزیں سارا زمانہ
ظلمات سیاست میں اُجالوں کی طرح تھا
الیاسؔ وہ اک شخص جری برق بلا خیز

ہاں! زرد صحافت سے بھی بیزار تھا شورش
اعدائے وطن کے لئے تلوار تھا شورش
افکار میں اک بندۂ احرار تھا شورش
انگریز کا باغی سر دار تھا شورش
ہاں! قاسم و طارق ہی کی للکار تھا شورش
اس قافلۂ عشق کا سالار تھا شورش
اک زمزمۂ عرصۂ پیکار تھا شورش
بس ختم نبوت کا فداکار تھا شورش